سوال

(55) مسئلہ تقدیر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسئلہ تقدیر کی کیا اصلیت ہے اور کسب اور خلق میں کیا فرق ہے ؟ یعنی جن اشخاص کو خداتعالی نے دوزخی بنادیا ہے اوران کو اسی کےلیے پیدا کیا تو پھران پر کیاالزام ہے ؟ اور پھران سے انبیاء کی اتباع وتصدیق کامطالبہ کرنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے ؟ ازراہ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں ۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ تقدیر کی اصلیت دوچیزیں ہیں ایک علم ایک قدرت ، علم اس طرح کہ بندے کوجب خدانے پیدا کیا تواس نے نیکی کرنی تھی یا بدی ۔ اس کا علم اللہ تعالی کوپہلے ہی تھا ۔ سواس کو لوح محفوظ کی صورت میں پہلے ہی لکھ دیا ۔ لوگ جوکہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے لکھا اس لیے بندے نے کیا یہ غلط ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بندے نے کرنا تھا ۔ اس لیے اللہ تعالی نے لکھاہے ۔ چنانچہ حدیث میں ہے قلم کوحکم ہوا "اُکتب" لکھ ۔ قلم نے کہا "مااکتب" (میں کیا لکھوں) حکم ہوا ۔

«اکتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد»

ترجمہ : ۔ تقدیر لکھ !پس قلم نے جوکچھ ہوچکا تھا اور جوکچھ ہونا تھا لکھ دیا ۔"

بتلایئے !اس میں اللہ کا کیا قصور؟ ہاں اگراللہ کا لکھنا بندے کےلیے رکاوٹ ہوتا توپھر اعتراض کرنے والا اعتراض کرسکتا تھا کہ بندے کا کیا قصور؟ لیکن جب ایسا نہیں بلکہ بندے نے جوکچھ کرنا تھا قلم نے خدا کے حکم سے وہی لکھا ۔ پھراتنے پر بھی بندے کو نہیں پکڑا ۔ بلکہ بندے نے جب فعل کرلیا اس وقت پکڑا ۔ پس اب علم کے لحاظ سے کوئی اعتراض نہ رہا زیادہ وضاحت کےلیے اس کویوں سمجھیئے کہ اگربالفرض خداکوعلم نہ ہوتا توبھی بندے نے نیکی یا بدی کرنی تھی ۔ تواللہ تعالی کو علم ہونے سے کونسا جبر آگیا ۔

رہاقدرت کاملہ ، سویہ نہایت نازک ہے بڑے بڑے عقلاء اس میں حیران ہیں ۔ خداتعالی بندوں کوہرطرح سے آزماتا ہے ۔ بدنی آزمائشیں بھی آتی ہیں ، عقلی بھی ۔ تقدیر کامسئلہ عقلی آزمائش ہے مگراس کو ایسا بھی نہیں کیا کہ بالکل مبہم رکھا ہو ۔ بلکہ ایمان کےلیے جس قدرضرورت تھی اتنا پردہ اٹھا دیا ۔ تفصیل اس کی یہ کہ ہر مخالف موافق اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اللہ تعالی ہرنقص وعیب سے پاک ہے اوریہ بھی ظاہر ہے کہ جبر جیسا کوئی نقص نہیں ۔ ایک تواس میں حکمت کا خلاف ہے کہ خود ہی ایک فعل کرے اوراس پر سزا دے ۔ دوسرے اس میں بندے کوناحق تکلیف دینا ہے ۔ جس کوادنی سے ادنی عقل والا بھی اچھا نہیں سمجھتا ۔ ایک کی جان دکھ میں ہو ۔ دوسرے کا تماشہ ، اوراس میں بھی شبہ نہیں کہ اللہ تعالی قادرمطلق ہے ۔ جس کا اثراس کا خالق ہوتا ہے ۔ اگربندہ بھی خالق ہوتو یہ شرک فی الربوبیت ہے جوبڑا شرک ہے ۔ پس معلوم ہواکہ بندہ مجبوربھی نہیں اورمختارمطلق بھی نہیں ۔

بلکہ اس کی حالت بین بین ہے جس کو کسب اور اکتساب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پس ایمان کے لیے اتنی معرفت کافی ہے۔ کیونکہ ایمان کے لیے یہ ضروری نہیں کہ حقیقت شے کا علم ہو تب ایمان لائے۔ دیکھیے روح کی حقیقت ہم نہیں جانتے لیکن اس کے آثار کی وجہ سے ہم مانتے ہیں۔ اسی طرح خدا کی ذات وصفات پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن کنہ وحقیقت کا علم نہیں ٹھیک اسی طرح کسب واکتساب کو سمجھ لینا چاہیے۔ اس کے آگے بحث میں خیر نہیں۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے مسئلہ تقدیر میں بحث سے منع فرمایا ہے۔ میرے ذہن میں اس کے متعلق بہت سے مضامین ہیں۔ کوئی موقع ہوا تو تفصیل ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص132

محدث فتویٰ